روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ہفتہ 28/اپریل 2012ء 6 جمادی الثانی 1433 ہجری 28 شہادت 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 99

صبر اختیار کرو

''اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو اور یقیناً یہ عاجزی کرنے والوں کے سوا سب پر بوجھل ہے۔'' (البقرہ:46) ''اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو۔ یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔'' (البقرہ:154) ''اور ہم ضرور تمہیں کچھ خوف اور کچھ بھوک اور کچھ اموال اور جانوں اور پھلوں کے نقصان کے ذریعہ آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔'' (البقرہ:156) ''اور اچھی باتوں کا حکم دے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کر اور اس (مصیبت) پر صبر کر جو تجھے پہنچے۔ یقیناً یہ بہت اہم باتوں میں سے ہے۔'' (لقمان:18)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

مدت تک روزہ رکھنے سے جو میرے پر عجائبات ظاہر ہوئے وہ انواع اقسام کے مکاشفات تھے۔ ایک اور فائدہ مجھے یہ حاصل ہوا کہ میں نے ان مجاہدات کے بعد اپنے نفس کو ایسا پایا کہ میں وقت ضرورت فاقہ کشی پر زیادہ سے زیادہ صبر کرسکتا ہوں۔ میں نے کئی دفعہ خیال کیا کہ اگر ایک موٹا آدمی جو علاوہ فربہی کے پہلوان بھی ہو میرے ساتھ فاقہ کشی کے لئے مجبور کیا جائے تو قبل اس کے کہ مجھے کھانے کے لئے اضطرار ہو وہ فوت ہو جائے۔ اس سے مجھے یہ بھی ثبوت ملا کہ انسان کسی حد تک فاقہ کشی میں ترقی کرسکتا ہے اور جب تک کسی کا جسم ایسا سختی کش نہ ہو جائے میرا یقین ہے کہ ایسا تنعم پسند روحانی منازل کے لائق نہیں ہوسکتا۔ لیکن میں ہر ایک کو یہ صلاح نہیں دیتا کہ ایسا کرے اور نہ میں نے اپنی مرضی سے ایسا کیا۔ میں نے کئی جاہل درویش ایسے بھی دیکھے ہیں جنہوں نے شدید ریاضتیں اختیار کیں اور آخر یبوست دماغ سے وہ مجنون ہوگئے اور بقیہ عمران کی دیوانہ پن میں گذری یا دوسرے امراض سل اور دق وغیرہ میں مبتلا ہوگئے۔ انسانوں کے دماغی قویٰ ایک طرز کے نہیں ہیں پس ایسے اشخاص جن کے فطرتاً قویٰ ضعیف ہیں ان کو کسی قسم کا جسمانی مجاہدہ موافق نہیں پڑ سکتا۔ اور جلد تر کسی خطرناک بیماری میں پڑ جاتے ہیں۔ سو بہتر ہے کہ انسان اپنی نفس کی تجویز سے اپنے تئیں مجاہدہ شدیدہ میں نہ ڈالے اور دین العجائز اختیار رکھے۔ ہاں اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی الہام ہو اور شریعت غرّا (-) سے منافی نہ ہو تو اس کو بجا لانا ضروری ہے۔ لیکن آج کل کے اکثر نادان فقیر جو مجاہدات سکھلاتے ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ میں نے کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ یا نو ماہ تک لیا۔ اور بھوک اور پیاس کا مزہ چکھا اور پھر اس طریق کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا۔ اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔ یہ تو سب کچھ ہوا لیکن روحانی سختی کشی کا حصہ ہنوز باقی تھا۔ سو وہ حصہ ان دنوں میں مجھے اپنی قوم کے (-) کی بدزبانی اور بدگوئی اور تکفیر و توہین اور ایسا ہی دوسرے جہلاء کے دشنام اور دل آزاری سے مل گیا۔

(کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 199)

اللہ تعالیٰ مومن کا متکفل ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

''ہمارے نزدیک سودی روپیہ لینا اور دینا دونوں حرام ہیں مومن وہ ہوتے ہیں جو اپنے ایمان پر قائم ہوں اللہ تعالیٰ ان کا خود متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔''

(تفسیر حضرت مسیح موعود جلد 1 صفحہ 767)

بنیادی امور

داخلہ جامعہ احمدیہ ربوہ

1۔ امیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2۔ داخلہ میٹرک/ ایف اے کے نتیجہ کے بعد ہوگا تاہم نتیجہ نکلنے سے قبل درخواست بھجوا دی جائے۔

3۔ میٹرک پاس کیلئے عمر کی حد 17 سال اور ایف اے پاس کیلئے 19 سال ہے۔

4۔ امیدوار اپنی درخواست سادہ کاغذ پر اپنے ہاتھ سے لکھ کر بنام وکیل التعلیم تحریک جدید کو بھجوائے۔

5۔ درخواست میں امیدوار اپنا نام، ولدیت، تاریخ پیدائش، تعلیم (میٹرک/ ایف اے)، مکمل پتہ، تصویر پاسپورٹ سائز اور اگر واقف نو ہے تو حوالہ نمبر ضرور تحریر کرے۔

6۔ درخواست پر امیدوار کے والد/ والدہ/ سرپرست کے دستخط ہونے بھی ضروری ہیں۔

7۔ درخواست مکرم امیر صاحب/ صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور سفارش سے بھجوائیں۔

8۔ داخلہ کیلئے امیدوار کا تحریری ٹیسٹ اور انٹرویو میں پاس ہونا ضروری ہے۔ جس کی تاریخ کا اعلان ہو جائے گا۔

9۔ امیدوار کی طبی رپورٹ کا تسلی بخش ہونا بھی ضروری ہے۔

10۔ مزید معلومات کیلئے فون نمبر 047-6211082 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

(وکالت تعلیم تحریک جدید ربوہ)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

4 مئی 2012ء

5:00 am	ایم۔ٹی۔اے ورائٹی
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:40 am	جاپانی سروس
6:00 am	گفتگو پروگرام
6:35 am	دورہ حضور انور
7:50 am	ترجمۃ القرآن کلاس
9:10 am	آئینہ
10:00 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:50 am	دورہ حضور انور
12:50 pm	سرائیکی سروس
1:35 pm	راہ ھدیٰ
3:05 pm	انڈونیشین سروس
4:05 pm	فقہی مسائل
5:00 pm	خطبہ جمعہ Live
6:10 pm	تلاوت قرآن کریم
6:25 pm	درس حدیث
7:05 pm	یسرنا القرآن
7:25 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	روحانی خزائن کوئز
9:00 pm	مسلم سائنسدان
9:20 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	دورہ حضور انور

5 مئی 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:25 am	فقہی مسائل
2:00 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
3:15 am	راہ ہدیٰ
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:30 am	تلاوت قرآن کریم
5:50 am	یسرنا القرآن
6:10 am	دورہ حضور انور برکینا فاسو
7:10 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
8:20 am	راہ ھدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
11:35 am	الترتیل
12:00 pm	جلسہ سالانہ یوکے 2009ء
1:05 pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:35 pm	سٹوری ٹائم۔ بچوں کیلئے دینی کہانیاں
2:00 pm	سوال جواب
3:00 pm	انڈونیشن سروس
4:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
5:05 pm	تلاوت قرآن کریم
5:15 pm	سٹوری ٹائم
5:30 pm	الترتیل
6:00 pm	انتخاب سخن Live
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:00 pm	حمدیہ مجلس
9:00 pm	راہ ھدیٰ Live
10:35 pm	الترتیل
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20 pm	جلسہ سالانہ جرمنی

6 مئی 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز
1:35 am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05 am	راہ ھدیٰ
3:35 am	سٹوری ٹائم
3:55 am	خطبہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
5:00 am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:50 am	الترتیل
6:20 am	جلسہ سالانہ یوکے
7:30 am	سٹوری ٹائم بچوں کیلئے دینی کہانیاں
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
9:05 am	حمدیہ مجلس
9:50 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:25 am	یسرنا القرآن
11:55 am	گلشن وقف نو
12:55 pm	فیتھ میٹرز
1:55 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشن سروس
4:00 pm	سپینش سروس
5:15 pm	تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:25 pm	یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
7:00 pm	بنگلہ سروس
8:05 pm	گلشن وقف نو
9:05 pm	روحانی خزائن کوئز
9:35 pm	مسلم سائنسدان
9:50 pm	کڈز ٹائم
10:25 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:25 pm	گلشن وقف نو

خدمت بنی نوع انسان کی تنظیمیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو صرف اس بات سے خوش نہیں ہو جانا چاہئے کہ انہوں نے 30 فیصد یا 40 فیصد نمبر لے لئے ہیں۔ خدمت بنی نوع انسان کی اس تنظیم کو تو سَو فیصد سے کم نمبروں پر خوش ہونا ہی نہیں چاہئے۔ انسان چونکہ فطرتاً کمزور ہے اس لئے ہم دس پندرہ فیصدی کا چھوٹا سا مارجن (Margin) رکھ لیتے ہیں یعنی اگر پچاسی یا نوے فیصد کامیابی نہ ہو تو وہ کوئی کامیابی نہیں ہے۔ ان دونوں تنظیموں کو یاد رکھنا چاہئے کہ انصار اللہ کی تنظیم میں تربیت اور حصول قربِ الٰہی پر زور دیا گیا ہے اور خدام الاحمدیہ کے پروگرام میں خدمت بنی نوع انسان اور حصول قرب الٰہی پر زیادہ زور ہے۔ اگر آپ سوچیں تو آپ اس نتیجہ پر پہنچیں کہ اگر یہ خدمت کی روح غائب ہو جائے تو انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں اور اگر انسانی اقدار قائم نہ ہوں تو روحانی ترقیات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ روحانی ترقیات کے لئے جتنی ہدایتیں اور شریعتیں نازل کی گئی ہیں وہ انسان پر نازل کی گئی ہیں وہ گدھے یا گھوڑے یا بیل یا دوسرے جانوروں پر نازل نہیں کی گئیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شرعی تقاضوں کو پورا کر کے روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان میں انسانی اقدار قائم ہوں۔ اگر انسان انسانی اقدار کو قائم نہیں کرتا تو روحانی ارتقاء کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور جب کسی سلسلہ میں یا کسی قوم میں یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں روح خدمت نہ ہو اس وقت تک اس سلسلہ یا اس قوم یا بحیثیت مجموعی بنی نوع انسان میں انسانی اقدار قائم نہیں ہوسکتیں۔ اگر ہم انسانی اقدار کو قائم کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں خدمت کی روح کو زندہ کرنا پڑے گا اور اس خدمت کی زندہ روح کو لے کر کام کے میدان میں سرگرم عمل رہنا خدام الاحمدیہ کا ضروری پروگرام ہے۔ خدام الاحمدیہ اس نکتہ کو سمجھتے ہوئے اس کام میں لگ جائیں کیونکہ خدمت (دین حق) واحمدیت تقاضا کرتی ہے خدمت انسان کا۔ جو شخص انسان کی خدمت نہیں کرتا وہ احمدیت کی خدمت نہیں کرتا۔ احمدیت اور (دین حق) ایک ہی چیز ہیں اور (دین حق) نے بنی نوع انسان کی بحیثیت بنی نوع انسان خدمت کی ہے۔ وہ ایک (مومن) کو بلاتا ہے اور کہتا ہے تم نے انسان کی خدمت کرنی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک دہریہ جو مجھ کو گالیاں دیتا ہے (تم نے اس کے حقوق کو بھی تلف نہیں کرنا) اس کے حقوق کی بھی تم نے حفاظت کرنی ہے تب یہ امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی وقت اپنے پیدا کرنے والے ربّ کی طرف رجوع کرے۔ اگر تم اس کے حقوق تلف کرو گے تو وہ کون سی ایجنسی دنیا میں دیکھے گا جو یہ ثابت کرے گی کہ پیدا کرنے والے ربّ کی ربوبیت سے کوئی انسان باہر نہیں۔

پس خدام الاحمدیہ کا کام ہے انسان کی خدمت، اس کے بغیر نہ (دین حق) کی خدمت ہوسکتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے احکامِ عبادت کے تقاضوں کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس خدمت کے جذبہ کو، اس خدمت کی روح کو زندہ رکھ کر کام کریں ...... اپنے پروگراموں پر عمل کریں اور انصار اللہ روحِ تربیت کو زندہ رکھتے ہوئے اپنے پروگرام پر عمل کریں۔

روحِ تربیت بھی روحِ خدمت ہی ہے صرف اس کی شکل بدلی ہوئی ہے۔ اس لئے ہر دو تنظیمیں اس طرح بنی نوع انسان کی خدمت میں لگ جائیں اور لگی رہیں کہ اپنے نفسوں کا بھی خیال رکھیں، اپنے رشتہ داروں اور عزیز و اقارب کا بھی خیال رکھیں، پھر یہ دائرہ وسیع ہوتا چلا جائے یہاں تک کہ وہ تمام بنی نوع انسان کو اپنے اندر سمیٹ لے۔ (خطبات ناصر جلد 2 ص 646)

7 مئی 2012ء

12:30am	رئیل ٹاک
1:30am	فوڈ فار تھاٹ
2:05am	حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی حیات
3:00am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
4:10am	سوال و جواب
5:10am	ایم ٹی اے عالمی خبریں
5:30am	تلاوت قرآن کریم
5:40am	یسرنا القرآن
6:05am	گلشن وقف نو
7:05am	فوڈ فار تھاٹ
7:50am	خطبہ جمعہ فرمودہ 4 مئی 2012ء
8:55am	رئیل ٹاک
9:55am	لقاء مع العرب
11:00am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
11:30am	الترتیل
12:00pm	دورہ حضور انور
1:00pm	بین الاقوامی جماعتی خبریں
1:30pm	ایم ٹی اے ورائٹی
2:00pm	فرنچ سروس
3:00pm	انڈونیشن سروس
4:00pm	تقاریر جلسہ سالانہ
5:00pm	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:30pm	الترتیل
5:55pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 جولائی 2006ء
7:10pm	بنگلہ سروس
8:10pm	تقاریر جلسہ سالانہ
9:00pm	راہ ہدیٰ
10:35pm	الترتیل
11:00pm	ایم ٹی اے عالمی خبریں
11:20pm	دورہ حضور انور

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

آنحضرت ﷺ کی ایک اہم وصیت اور نصیحت

نجات کے حصول اور خدا کا قرب پانے کا ذریعہ کیا ہے

آنحضرتؐ نے ایک دن حضرت معاذؓ سے فرمایا۔

''اے معاذ! میں تجھے ایک بات بتاتا ہوں، اگر تونے اُسے یادرکھا تو یہ تمہیں نفع پہنچائے گی اور اگر تم اسے بھول گئے تو اللہ تعالیٰ کا فضل تم حاصل نہیں کرسکو گے اور تمہارے پاس نجات حاصل کرنے کے بارہ میں اطمینان کے لئے کوئی دلیل باقی نہیں رہے گی۔ اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے سات دربان فرشتوں کو پیدا کیا اور ان فرشتوں میں سے ایک ایک کو ہر آسمان پر بطور بوّاب یعنی دربان کے مقرر کردیا۔ اُن کی ڈیوٹی تھی کہ تم اپنی اپنی جگہ پر رہو اور صرف ان لوگوں کے اعمال کو یہاں سے گزرنے دو جن کے گزرنے کی ہم اجازت دیں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ فرشتے جو انسان کے اعمال کی حفاظت کرتے ہیں اور اُن کا روزنامچہ لکھتے ہیں، خدا کے ایک بندے کے اعمال لے کر جو اُس نے صبح سے شام تک کئے تھے آسمان کی طرف بلند ہوئے اور اُن اعمال کو اُن فرشتوں نے بھی پاکیزہ سمجھا تھا اور انہیں بہت زیادہ خیال کیا تھا، لیکن جب وہ اعمال لے کر پہلے آسمان پر پہنچے تو انہوں نے دربان فرشتے سے کہا کہ ہم خداتعالیٰ کے حضور ایک بندے کے اعمال پیش کرنے آئے ہیں۔ یہ اعمال بہت پاکیزہ ہیں، تو اُس فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ تمہیں آگے جانے کی اجازت نہیں، تم واپس لوٹو اور جس شخص کے یہ اعمال ہیں انہیں اُس کے منہ پر مارو۔ خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ میں کسی غیبت کرنے والے بندہ کے اعمال کو اس دروازہ میں سے نہ گزرنے دوں اور یہ شخص جس کے اعمال تم خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے آئے ہو ہر وقت غیبت کرتا رہتا ہے۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کچھ اور فرشتے ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آسمان کی طرف چڑھے۔ وہ فرشتے آپس میں باتیں کر رہے تھے کہ یہ اعمال بڑے پاکیزہ ہیں اور پھر یہ بندہ انہیں بڑی کثرت سے بجالایا ہے اور چونکہ اِن اعمال میں غیبت کا کوئی شائبہ نہیں تھا اس لئے پہلے آسمان کے دربان اور حاجب فرشتے نے انہیں آگے گزرنے دیا۔ لیکن جب وہ دوسرے آسمان پر پہنچے تو اس کے دربان فرشتے نے انہیں پکارا، ٹھہر جاؤ، واپس لوٹو اور ان اعمال کو ان کے بجالانے والے کے منہ پر مارو۔ میں فخر ومباہات کا فرشتہ ہوں اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے مقرر کیا ہے کہ میں کسی بندے کے ایسے اعمال کو یہاں سے نہ گزرنے دوں جن میں فخر ومباہات کا بھی کوئی حصہ ہو اور وہ اپنی مجالس میں بیٹھ کر بڑے فخر سے اپنی نیکی کو بیان کرنے والا ہو۔ یہ شخص جس کے اعمال لے کر تم یہاں آئے ہو لوگوں کی مجالس میں بیٹھ کر اپنے ان اعمال پر فخر ومباہات کا اظہار کیا کرتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرشتوں کا ایک اور گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا اور وہ اُن فرشتوں کی نگاہ میں بھی مقبول تھے۔ ان اعمال میں صدقہ وخیرات بھی تھا، روزے بھی تھے، نمازیں بھی تھیں اور وہ محافظ فرشتے تعجب کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ کا یہ بندہ کس طرح اپنے رب کی رضاء کی خاطر محنت کرتا رہا ہے اور چونکہ ان اعمال میں غیبت کا کوئی حصہ نہیں تھا اور ان میں فخر ومباہات کا بھی کوئی حصہ نہیں تھا اس لئے پہلے اور دوسرے آسمان کے دربان فرشتوں نے انہیں گزرنے دیا، لیکن جب وہ تیسرے آسمان کے دروازہ پر پہنچے تو اس کے دربان فرشتہ نے کہا ٹھہر جاؤ اضربوا بھذا العمل وجہ صاحبہ کہ جس شخص کے اعمال تم خدا تعالیٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے جا رہے ہو اس کے پاس واپس جاؤ اور ان اعمال کو اُس کے منہ پر مارو۔ میں تکبر کا فرشتہ ہوں، مجھے تیسرے آسمان کے دروازہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ ہدایت دے کر کھڑا کیا ہے کہ اس دروازہ سے کوئی ایسا عمل آگے نہ گزرے جس کے اندر تکبر کا کوئی حصہ ہو۔ اور یہ شخص جس کے اعمال تم اپنے ساتھ لائے ہو بڑا متکبر تھا، وہ اپنے آپ کو ہی سب کچھ سمجھتا تھا اور دُوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اُن سے تکبر اور اِباء کا سلوک کیا کرتا تھا اور وہ اپنی مجالس میں گردن اُونچی کر کے بیٹھنے والا تھا۔ اس کے اعمال گو تمہاری نظر میں اچھے نظر آرہے ہیں لیکن وہ خداتعالیٰ کی نظر میں مقبول نہیں۔

آپؐ نے فرمایا فرشتوں کا ایک چوتھا گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کی طرف بلند ہوا۔ وہ اعمال ان فرشتوں کو کوکب دُرّی کی طرح خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ ان میں نمازیں بھی تھیں، تسبیح بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا۔ وہ فرشتے یہ اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازہ کے بعد دروازہ سے گزرتے ہوئے چوتھے آسمان کے دروازہ پر پہنچے تو اس کے دربان فرشتے نے انہیں کہا ٹھہر جاؤ تم یہ اعمال ان کے بجالانے والے کے پاس واپس لے جاؤ اور اس کے منہ پر دے مارو۔ میں خود پسندی کا فرشتہ ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس شخص کے اعمال کو جس کے اندر عُجب پایا جائے گویا وہ اپنے نفس کو خدا تعالیٰ کا شریک سمجھتا ہو اور خود پسندی کا احساس اس کے اندر پایا جائے اور اس میں خدا تعالیٰ کی بندگی کا احساس نہ پایا جاتا ہو۔ اس چوتھے آسمان کے دروازہ سے نہ گزرنے دوں۔ میرے رب کا مجھے یہی حکم ہے یہ شخص جب کوئی کام کرتا تھا خود پسندی کو اس کا ایک حصہ بنا دیتا تھا۔ اس کے اعمال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں مقبول نہیں ہیں۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا، فرشتوں کا ایک پانچواں گروہ ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا۔ ان اعمال کے متعلق اُن فرشتوں کا خیال تھا کہ وہ ایک سجی سجائی، سولہ سنگھار سے آراستہ، خوشبو پھیلاتی دلہن کی طرح ہیں جو رخصتانہ کی رات کو اپنے دلہا کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن جب وہ چاروں آسمانوں پر سے گزرتے ہوئے پانچویں آسمان پر پہنچے تو اس کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ، ان اعمال کو واپس لے جاؤ اور اس شخص کے مُنہ پر مارو اور اُسے کہہ دو کہ تمہارا خدا ان اعمال کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ انا ملك الحسد میں حسد کا فرشتہ ہوں اور میرے خدا نے مجھے حکم دیا ہے کہ ہر وہ شخص جس کو حسد کرنے کی عادت ہو اس کے اعمال پانچویں آسمان کے دروازہ میں سے نہ گزرنے دوں۔ یہ شخص ہر علم حاصل کرنے والے اور نیک اعمال بجالانے والے پر حسد کیا کرتا تھا۔ میں اس کے اعمال کو اس دروازہ میں سے نہیں گزرنے دوں گا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا فرشتوں کا ایک چھٹا گروہ ایک اور بندہ کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوا اور پہلے پانچ دروازوں میں سے گزرتا ہوا چھٹے آسمان تک پہنچ گیا۔ یہ اعمال ایسے تھے جن میں روزہ بھی تھا، نماز بھی تھی، زکوٰۃ بھی تھی، حج اور عمرہ بھی تھے اور فرشتوں نے یہ سمجھا کہ یہ سارے اعمال خدا تعالیٰ کے حضور میں بڑے مقبول ہونے والے ہیں۔ لیکن جب وہ چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں کے دربان فرشتے نے کہا ٹھہر جاؤ۔ آگے مت جاؤ۔ انہ کان لا یرحم انسانا من عباداللہ قط۔ یہ شخص خدا تعالیٰ کے بندوں میں سے کسی بندہ پر کبھی رحم نہیں کرتا تھا اور خدا تعالیٰ نے مجھے یہاں اس لئے کھڑا کیا ہے کہ جن اعمال میں بے رحمی کی آمیزش ہو میں انہیں اس دروازہ سے نہ گزرنے دوں۔ تم واپس لوٹو اور اِن اعمال کو اس شخص سے منہ پر یہ کہہ کر مارو کہ تمہارا اپنی زندگی میں یہ طریق ہے کہ تم خدا تعالیٰ کے بندوں پر رحم کرنے کی بجائے ظلم کرتے ہو۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم کرتے ہوئے تمہارے یہ اعمال کیسے قبول کرے۔

''نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کچھ اور فرشتے ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمان کے بعد آسمان اور دروازہ کے بعد دروازہ سے گزرتے ہوئے ساتویں آسمان پر پہنچ گئے۔ ان کے اعمال میں نماز بھی تھی، روزے بھی تھے، فقہ اور اِجتہاد بھی تھا اور وَرَع بھی تھا۔ لھا دوی کدوی النحل وضوء کضوءِ الشمس۔ ان اعمال سے شہد کی مکھیوں جیسی آواز آتی تھی یعنی وہ فرشتے گنگنا رہے تھے کہ ہم بڑی اچھی چیزیں خدا تعالیٰ کے حضور میں پیش کرنے کے لئے لے جارہے ہیں اور وہ اعمال سورج کی روشنی کی طرح چمک رہے تھے۔ ان کے ساتھ تین ہزار فرشتے تھے۔ گویا وہ اعمال اتنے زیادہ اور بھاری تھے کہ تین ہزار فرشتے اُن کے خوان کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ جب وہ ساتویں آسمان کے دروازہ پر پہنچے تو دربان فرشتہ نے جو وہاں مقرر تھا کہا، ٹھہرو، تم آگے نہیں جاسکتے۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر مارو اور اس کے دل پر تالا لگا دو کیونکہ مجھے خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ میں اس کے حضور ایسے اعمال پیش نہ کروں جن سے خالصۃً خدا تعالیٰ کی رضا مطلوب نہ ہو اور ان میں کوئی آمیزش ہو۔ اس شخص نے یہ اعمال غیراللہ کی خاطر کئے ہیں ارادبہ رفعۃ عندالفقھآءِ یہ شخص فقیہوں کی مجالس میں بیٹھ کر اور فخر سے گردن اونچی کر کے تفقہ اور اجتھاد کی باتیں کرتا ہے تا اُن کے اندر اُسے ایک بلند مرتبہ اور شان حاصل ہو۔ اس نے یہ اعمال میری رضا کی خاطر نہیں کئے بلکہ محض لاف زنی کے لئے کئے ہیں۔ اس کی غرض یہ تھی کہ وہ دنیا میں ایک بڑے بزرگ کی حیثیت سے مشہور ہو جائے۔ علماء کی مجالس میں اس کا ذکر ہو۔ وہ کام جو خالصاً خدا تعالیٰ کے لئے نہ ہو اور اس میں ریاء کی ملونی ہو وہ خدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں اور مجھے حکم ملا ہے کہ میں ایسے اعمال کو نہ آگے گزرنے دوں۔ تم واپس جاؤ اور ان اعمال کو اس شخص کے منہ پر دے مارو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، کچھ اور فرشتے ایک اور بندے کے اعمال لے کر آسمانوں کی طرف بلند ہوئے اور ساتوں آسمانوں کے دربان فرشتوں نے انہیں گزرنے دیا۔ انہیں ان اعمال پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔ ان اعمال میں زکوٰۃ بھی تھی، روزے بھی تھے، نماز بھی تھی، حج بھی تھا، عمرہ بھی تھا، اچھے اخلاق بھی تھے، ذکر الٰہی بھی تھا اور جب وہ فرشتے ان اعمال کو خدا تعالیٰ کے حضور میں لے جانے کے لئے روانہ ہوئے تو آسمانوں کے فرشتے ان کے ساتھ ہو لئے اور وہ تمام دروازوں میں سے گزرتے ہوئے خدا تعالیٰ کے دربار میں پہنچ گئے۔ وہ فرشتے خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور کہا اے ہمارے رب! تیرا یہ بندہ ہر وقت تیری عبادت میں مصروف رہتا ہے، وہ بڑی

نیکیاں کرتا ہے اور ایسے تمام اوقاتِ عزیزہ کو تیری اطاعت میں خرچ کر دیتا ہے۔ وہ بڑا ہی مخلص بندہ ہے۔ اس میں کوئی عیب نہیں۔ غرض انہوں نے اس شخص کی بڑی تعریف کی۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: کہ تمہیں تو میں نے اعمال کی حفاظت اور انہیں تحریر کرنے کے لئے مقرر کیا ہے۔ تم صرف انسان کے ظاہری اعمال کو دیکھتے ہو اور انہیں لکھ لیتے ہو۔ اور میں اپنے بندہ کے دل کو دیکھتا ہوں۔ اس بندہ نے یہ اعمال بجالا کر میری رضا نہیں چاہی تھی، بلکہ اس کی نیت اور ارادہ کچھ اور ہی تھا۔ ارادہ بہ غیری۔ وہ میرے علاوہ کسی اور کو خوش کرنا چاہتا تھا۔ اس پر میری لعنت ہو۔ تو تمام فرشتے پکار اٹھیں گے اے ہمارے رب! اس پر تیری بھی لعنت ہے اور ہماری بھی لعنت ہے۔ اور اس پر ساتوں آسمان اور ان میں رہنے والی ساری مخلوق اس پر لعنت کرنی شروع کر دے گی۔

حضرت معاذؓ نے رسول کریم ﷺ کی اس وصیت کو سُنا تو آپ کا دل کانپ اٹھا۔ آپ نے عرض کیا، یارسول اللہ! اگر ہمارے اعمال کا یہ حال ہے تو مجھے نجات کیسے حاصل ہوگی؟ اور میں اپنے رب کے قہر اور غضب سے کیسے نجات پاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا تم میری سنت پر عمل کرو۔ اور اس بات پر یقین رکھو کہ خدا تعالیٰ کا ایک بندہ خواہ کتنے ہی اچھے عمل کیوں نہ کر رہا ہو اس میں ضرور بعض خامیاں رہ جاتی ہیں، اس لئے تم اپنے اعمال پر ناز نہ کرو، بلکہ یہ یقین رکھو کہ ہمارا خدا اور ہمارا مولیٰ ایسا ہے کہ وہ ان خامیوں کے باوجود بھی اپنے بندوں کو معاف کر دیا کرتا ہے۔ اور دیکھو اپنی زبان کی حفاظت کرو اور اس سے کسی کو دکھ نہ پہنچاؤ۔ کوئی بری بات اس سے نہ نکالو۔ اور اپنے آپ کو دوسروں سے زیادہ متقی اور پرہیز گار نہ سمجھو اور نہ اپنی پرہیز گاری کا اعلان کرو اور جو عمل تم خدا تعالیٰ کی رضا اور اُخروی زندگی میں فائدہ حاصل کرنے کے لئے کرتے ہو اس میں دنیا کی آمیزش نہ کرو اور لوگوں میں فتنہ وفساد پیدا کرنے اور انہیں پھاڑنے کی کوشش نہ کرو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو قیامت کے دن جہنم کے کتے تمہیں پھاڑ دیں گے۔ اور اپنے عمل ریاء کے طور پر دنیا کے سامنے پیش نہ کرو۔ (روح البیان جلد اوّل صفحہ 76-77)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث یہ حدیث بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔

یہ ساری باتیں اقتدیٰ کی تشریح اور تفسیر ہیں اور ان کا خلاصہ یہی ہے کہ جس طرح عجز کے ساتھ دنیا سے کلیۃً منہ موڑ کر اور خالصۃً اپنے ربّ کے حضور حاضر رہ کر آنحضرت ﷺ نے زندگی گزاری ہے اور جس طرح بنی نوع انسان کے لئے محض رحمت تھے اسی طرح کی زندگی اگر ہم بھی گزارنے کی کوشش کریں یعنی ایک طرف ہم حقوق اللہ کو ادا کرنے کی کوشش کریں اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کا بھی لحاظ رکھنے والے ہوں اور ان پر شفقت اور رحم کرنے والے ہوں، ان سے پیار کرنے والے ہوں، ان کے کام آنے والے ہوں اور اپنی دعا اور تدبیر کے ساتھ ان کے دکھوں کو دور کرنے والے ہوں۔ وہ ہمارے بھائیوں سے زیادہ اپنے فضل کے ساتھ، محض اپنے فضل کے ساتھ ہمیں اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لے گا۔ کیونکہ اس کے فضل کے بغیر ہماری نجات ممکن نہیں۔ نبی کریم ﷺ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو کون پیارا ہو سکتا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ صحابہ نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ کیا آپ کی نجات بھی آپ کے اعمال کے نتیجہ میں نہیں ہوگی بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوگی تو آپؐ نے فرمایا ہاں میری نجات بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے میرے عمل کے نتیجہ میں نہیں ہوگی۔ (بخاری)

غرض جب تک ہم اپنے تمام کاموں میں رسول کریم ﷺ کی سنت پر نہ چلیں اور آپؐ کی اقتدا نہ کریں، اس وقت تک ہمیں تسلی نہیں ہو سکتی اور یہ تو خدا تعالیٰ کو ہی علم ہے کہ ہم رسول کریم ﷺ کی سنت کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں یا نہیں، اس لئے ہمیں اپنی زندگیوں کے آخری سانس تک خدا تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہئے، کہ اے خدا! ہم نے کچھ کیا یا نہیں کیا۔ ہم یہ جانتے ہیں کہ اگر ہم سب کچھ بھی کر دیں تب بھی ہمارے اعمال میں بہت سی کمزوریاں ہوں گی اور اس قابل نہیں ہوں گے کہ تو اسے قبول کرے اس لئے ہم یہ نہیں کہتے کہ تو ہمارے عمل کو قبول کر بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ تو اپنے فضل سے ہمیں قبول کر لے اور اپنے قُرب اور رضاء کی راہیں ہم پر کھول دے، تا ہم اس دنیا میں بھی ہم اس تیری جنت کے وارث بنیں اور آنے والی دنیا میں بھی ہم تیری جنت کے وارث بننے والے ہوں۔ اللّٰھم آمین"۔

(الفضل 9 فروری 1966)

(مرسلہ: مکرم شمشاد احمد ناصر صاحب)

جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میاں (یعنی خلیفۃ المسیح الثانی) دالان کے دروازے بند کر کے چڑیاں پکڑ رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود نے جمعہ کی نماز کے لئے باہر جاتے ہوئے ان کو دیکھ لیا اور فرمایا میاں گھر کی چڑیاں نہیں پکڑا کرتے۔ جس میں رحم نہیں اس میں ایمان نہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بعض باتیں چھوٹی ہوتی ہیں مگر ان سے کہنے والے کے اخلاق پر بڑی روشنی پڑتی ہے۔

(سیرت المہدی جلد اول ص 176)

بڑے لوگ، بڑا انعام

2011ء کی نوبیل انعام یافتہ شخصیات اور خدمات کا جائزہ

(قسط اول)

نوبیل انعام دنیا کا سب سے بڑا اعزاز گردانا جاتا ہے، جس کا حصول اس کے پانے والے ہی کے لئے فخر اور مسرت کا باعث نہیں ہوتا بلکہ جس قوم کا فرد اس انعام کا حقدار قرار پاتا ہے وہ بھی شادمانی اور احساس تفاخر سے سرشار ہو جاتی ہے۔ 2011ء میں یہ مسرت جن شخصیات کے ہاتھ آئی، ذیل میں ان کی خدمات کا تذکرہ پیش ہے۔

نوبیل انعام برائے طب

طب کا نوبیل انعام تین ماہرین طب کو مشترکہ طور پر دیا گیا انعام کا اعلان "کارولنسکا انسٹیٹیوٹ سٹاک ہوم کی نوبیل کمیٹی برائے طب" کی جانب سے تین اکتوبر کو کیا گیا۔ انعام حاصل کرنے والے ماہرین طب میں کینیڈا کے Palph M. Steinman کو مجموعی انعامی رقم پندرہ لاکھ امریکی ڈالر کا نصف ساڑھے سات لاکھ ڈالر، جبکہ باقی نصف انعامی رقم امریکہ کے Bruce A. Beutler اور لکسمبرگ سے تعلق رکھنے والے Jules A. Hoffmann کے درمیان مساوی طور پر تقسیم کی گئی۔

Ralph M. Steinman-1

پروفیسر رالف ایم سٹین مین کینیڈا کے شہر مونٹریال میں 14 جنوری 1943ء کو ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ رالف کو طب اور فعلیات کے شعبے میں انسان کے مدافعتی یا امینیاتی نظام اور خلیوں پر تحقیق کے حوالے سے امتیازی حیثیت حاصل ہے۔ رالف نے ابتدائی تعلیم Sherbrooke شہر میں حاصل کی، جہاں ان کے والد کی کپڑوں کی دکان تھی۔ چار بہن بھائیوں کا یہ کنبہ اپنے والدین کے ساتھ کچھ عرصہ بعد واپس مونٹریال منتقل ہو گیا جہاں رالف نے جامعہ میک گل سے گریجوایشن کرنے کے بعد 1968ء میں بوسٹن میں واقع میڈیکل سکول سے طب میں ماسٹرز کیا، جس کے بعد وہ 1970ء میں نیویارک میں واقع جامعہ راک فیلر سے وابستہ ہو گئے جہاں وہ 1988ء میں شعبہ امینیاتی نظام میں بحیثیت پروفیسر تعینات کئے گئے اور نوبیل انعام حاصل کرنے تک اسی عہدے پر کام کرتے رہے۔

پروفیسر رالف ایم سٹین مین کو نوبیل کمیٹی نے انسان کے امینیاتی نظام میں شاخ نما خلیات کی دریافت اور امینیاتی نظام میں ان خلیوں کی شمولیت کے حوالے سے قابل قدر تحقیقی خدمات انجام دینے پر انعام دیا ہے۔ بدقسمتی سے 68 سالہ پروفیسر رالف سٹین مین انعامی اعلان سے تین دن قبل 30 ستمبر کو دنیا سے رخصت ہو گئے۔ وہ لبلبے کے کینسر میں مبتلا تھے۔ اگرچہ نوبیل انعام کی روایات کے مطابق یہ انعام بعد از مرگ نہیں دیا جاتا۔ تاہم، انعام کے اعلان کے وقت تک کمیٹی کو آنجہانی پروفیسر کی موت کا علم نہیں تھا، لہٰذا اعلان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی۔ پروفیسر رالف سٹین مین اب تک کی واحد شخصیت ہیں جنہیں بعد از مرگ نوبیل انعام کا اعزاز دیا گیا ہے۔

Bruce Beutler-2

طب کے شعبے میں نوبیل انعام پانے والے دوسرے ماہر بھی یہودی گھرانے سے تعلق رکھنے والے بروس اے بیوٹلر ہیں، جو 29 دسمبر 1957ء کو شکاگو میں پیدا ہوئے۔ ماہر جینیات اور امینیاتی نظام کی تحقیق کے حوالے سے معروف بروس اے بیوٹلر نے محض تیئس سال کی عمر میں 1981ء میں جامعہ شکاگو سے طب میں ماسٹرز کیا اور بعد ازاں 1983ء سے 1985ء تک نیویارک میں واقع جامعہ راک فیلر سے بطور محقق وابستہ رہے۔ 1986ء میں وہ جامعہ ٹیکساس سے بطور اسسٹنٹ پروفیسر تعینات ہو گئے۔ جہاں انہوں نے 14 سال تک خدمات انجام دیں۔ 2000ء میں بروس نے کیلیفورنیا میں واقع بابو میڈیکل سائنس کے ذیلی ادارے Scripps ریسرچ انسٹیٹیوٹ سے وابستہ ہونے کے بعد بطور پروفیسر خدمات دیں اور اس وقت وہ 2007ء سے جامعہ ٹیکساس کے ڈیلاس شہر میں واقع میڈیکل سنٹر میں بطور ڈائریکٹر تعینات ہیں۔ اس کے علاوہ جامعہ سکرپس کے شعبہ جینیات کے چیئرمین کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔

J. Hoffmann-3

تیسرے نوبیل انعام یافتہ ماہر طب جیولس ہاف مین مغربی یورپ کے ملک لکسمبرگ کے شہر Echtemach میں 2/اگست 1941ء کو پیدا ہوئے۔ فرانسیسی قومیت رکھنے والے جیولس ہاف مین ماہر حیاتیات ہیں۔ انہوں نے 1969ء میں

فرانس کے شہر سٹراس برگ کی جامعہ Strasbourg سے حیاتیات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی جس کے بعد وہ اسی شہر کی مشہور زمانہ تحقیقی لیبارٹری نیشنل سنٹر برائے سائنٹفک ریسرچ (CNRS) میں بطور سربراہ 1974ء سے 2009ء تک خدمات انجام دیتے رہے۔ ڈاکٹر جیولس فرانس کی نیشنل اکیڈمی برائے سائنس میں بحیثیت صدر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ دنیا کے متعدد طبی و سائنسی تحقیقی اداروں کے رکن بھی ہیں۔

بروس اے بیوٹلر اور جیولس ہاف مین کو انسان کے پیدائشی امیونیاتی نظام میں خلیوں کے افعال اور متحرک ہونے والے عوامل کی دریافت اور اس حوالے سے گرانقدر تحقیق پر مشترکہ حیثیت میں نوبیل انعام کے اعزاز سے نوازا گیا ہے۔

تینوں ماہرین طب کی کاوشوں کی بدولت توقع کی جارہی ہے کہ مستقبل میں ایسے طریقے وضع کئے جاسکیں گے جن کی بدولت انسان کے مدافعتی یا امیونیاتی نظام کو نہ صرف خطرناک بیماریوں کے خلاف مزید متحرک بنایا جاسکے گا۔ بلکہ ان وجوہات کو بھی جانا جاسکے گا جن کی وجہ سے انسان کا مدافعتی یا امیونیاتی نظام سوزش کے ذریعے پھیلنے والی بیماریوں میں خود اپنی ہی بافتوں (ٹشوز) کے خلاف سرگرم ہوجاتا ہے اور کینسر اور ٹیومر کا باعث بن جاتا ہے۔

تینوں ماہرین طب و فعلیات کی برسوں پر محیط تحقیق سے انفیکشن سے پھیلنے والی بیماریوں کی مؤثر روک تھام میں بھی مدد ملے گی اور ایسی ویکسین بھی تیار کی جاسکیں گی جن کے ذریعے کینسر اور ٹیومر جیسے امراض کا تدارک ممکن ہوسکے گا۔

نوبیل انعام برائے طبیعات

شعبہ طبیعات میں بھی تین ماہرین کو مشترکہ طور پر نوبیل انعام دیا گیا۔ ان تینوں کا تعلق امریکہ سے ہے۔ انعامی رقم پندرہ لاکھ ڈالر ہے۔ اعلان کے مطابق Saul Perlmutter کو نصف انعامی رقم، جبکہ بقیہ رقم ماہرین طبیعات Brian P. Schmidt اور Adam G. Riess میں مساوی طور پر تقسیم کی گئی۔

1۔Saul Perlmutter

امریکہ سے تعلق رکھنے والے سیول پرلموٹر 1959ء میں امریکی ریاست Illinois کے شہر Champaign-Urbana میں پیدا ہوئے۔ ان کی پیدائش کے وقت پرلموٹر کے والد جامعہ پنسلوانیا میں پروفیسر تھے۔ پرلموٹر نے ہارورڈ یونیورسٹی سے 1981ء میں گریجوایشن کیا جس کے بعد 1986ء میں انہوں نے جامعہ کیلیفورنیا سے فلکی طبیعات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ ان کا تحقیقی مقالہ سورج اور Nemesis ستارے کے فاصلے کی پیمائش سے متعلق تھا۔ وہ تا حال اسی جامعہ کے شعبہ فلکی طبیعات میں بحیثیت پروفیسر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ جامعہ کے The Supernova Cosmology پروجیکٹ کے نگراں بھی ہیں۔

2۔Brian P. Schmidt

امریکہ اور آسٹریلیا کی دوہری شہرت رکھنے والے برین پی شمٹ 24 فروری 1967ء کو امریکہ کی ریاست مونٹانا کے شہر Missoula میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم الاسکا کے Missoula ہائی سکول سے حاصل کی جس کے بعد 1989ء میں جامعہ ایری زونا سے بیک وقت علم فلکیات اور طبیعات کے مضامین میں گریجوایشن کیا۔ انہوں نے 1993ء میں مشہور ماہر فلکیات رابرٹ کرشنر کی زیرنگرانی جامعہ ہارورڈ سے طبیعات کے شعبے سے ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ 1994ء میں وہ آسٹریلیا منتقل ہو گئے۔ برین پی شمٹ اس وقت انتہائی اہم منصوبے ہائی زیڈ سپرنوا سرچ ٹیم (High Z Supernova Search Team) کے مرکزی محقق ہیں۔ اس منصوبے کے تحت ماہرین فلکیات اور طبیعات کائنات کے پھیلاؤ کے حوالے سے تحقیقی مواد جمع کرنے اور اس عمل کی نقشہ سازی میں مصروف ہیں۔ اس اہم ذمہ داری کے ساتھ ساتھ پروفیسر برین پی شمٹ نوبیل انعام کے حصول تک آسٹریلین ریسرچ کونسل کی جانب سے آسٹریلیا کی قومی جامعہ کی ماؤنٹ سٹرمولو رصدگاہ میں بطور پروفیسر بھی خدمات انجام دے رہے ہیں اس کے علاوہ آسٹریلیا ہی کی ریاست نیوساؤتھ ویلز میں واقع رصدگاہ Siding Spring میں کائنات کی وسعتوں کو کھنگالنے والے آپٹیکل ٹیلی سکوپ Sky Mapper پروجیکٹ پر بھی مصروف عمل ہیں۔

3۔Adam G. Riess

امریکہ کے ایڈم جی رائیس 1969ء میں واشنگٹن کے ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ایڈم جی رائیس کے دادا 1936ء میں جرمنی سے ہجرت کرکے امریکہ میں آبسے تھے۔ ایڈم نے ابتدائی تعلیم نیوجرسی میں حاصل کی، جہاں ان کے والد مائیکل رائیس منجمد غذائی اشیاء کا سٹور تھا۔ ابتدائی تعلیم کے بعد ایڈم نے 1992ء میں میساچوسٹس انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے گریجوایشن کیا۔ 1996ء میں انہوں نے ماہر فلکیات رابرٹ کرشنر کی نگرانی میں جامعہ ہارورڈ سے طبیعات میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ ایڈم اس وقت امریکہ کی ریاست میری لینڈ کے شہر بالٹی مور میں واقع جامعہ جان ہوپکنز کے سپیس ٹیلی سکوپ انسٹیٹیوٹ میں بحیثیت ماہر فلکیات خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ایڈم جی رائیس بھی ہائی زیڈ سپرنووا سرچ ٹیم کا حصہ ہیں۔

کائنات میں پھیلے تاریک مادے اور کائنات کی وسعتوں پر کمند ڈالنے والے ان تینوں ماہرین طبیعات کو کائنات کے انتہائی بعید ترین مقام پر ٹوٹنے والے ستاروں میں سے خارج ہونے والی توانائی (سپرنوا) دریافت کرنے اور اس توانائی پر تحقیق کرکے کائنات کے پھیلاؤ کی رفتار کے بارے میں پچھلے اندازوں سے کہیں زیادہ برق رفتاری سے پھیلنے کے جامع تجزیے اور درست شواہد پیش کرنے پر نوبیل انعام دیا گیا ہے۔ متعلقہ کمیٹی نے کائنات کے پھیلاؤ یا توسیع کے عمل کے غیر متوقع طور پر تیز ہوتی ہوئی رفتار سے آگاہی حاصل کرنے کو ایک حیران کن دریافت قرار دیا ہے۔ یہ تینوں انعام یافتہ ماہرین اس تحقیق میں 1990ء سے مصروف تھے۔

نوبیل انعام برائے کیمیا

Daniel Shechtman

2011ء کا کیمیا کا نوبیل انعام حاصل کرنے والے واحد ماہر کیمیا دان ڈینیل شیشٹ مین (Daniel Shechtman) ہیں، جنہیں 5/اکتوبر 2011ء کو رائل سویڈش اکیڈمی آف سائنسز کی نوبیل کمیٹی برائے کیمیا نے پندرہ لاکھ ڈالر مالیت کے نوبیل انعام کا حقدار قرار دیا۔ ڈینیل شیشٹ مین کا تعلق اسرائیل سے ہے۔ 24 جنوری 1941ء کو تل ابیب میں جنم لینے والے ڈینیل شیشٹ مین نے 1966ء میں مکینیکل انجینئرنگ میں گریجوایشن اور 1968ء میں اسی شعبہ میں ماسٹرز کیا۔ 1972ء میں انہوں نے میٹریل انجینئرنگ (Materials Engineering) میں ڈاکٹریٹ کی سند حاصل کی۔ انہوں نے اپنی تمام تعلیم شمالی اسرائیل کے شہر حیفہ میں واقع اسرائیل انسٹیٹیوٹ آف ٹیکنالوجی سے حاصل کی۔

ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد وہ امریکہ کی نیشنل ریسرچ کونسل کے بطور فیلو ممبر منتخب کر لئے گئے اور اس بنیاد پر ریاست اوہائیو میں واقع خلائی تحقیقی ادارے میں تین سال تک خدمات انجام دیتے رہے، جہاں وہ ٹیٹینیم اور دیگر دھاتوں کی کیمیائی ساخت پر مصروف تحقیق رہے۔ 8/اپریل 1982ء کو جامعہ جان ہاپکنز میں دوران تحقیق ڈینیل شیشٹ مین نے میگنیز اور ایلومینیم دھاتوں کے محلولوں سے قلمیں بنانے کا تجربہ کیا، جس کے بعد ڈینیل نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے دوران تجربہ نوک دار میخ نما قلموں کے سالموں یا جوہروں کی بناوٹ میں ایسے طریقہ کار کا مشاہدہ کیا ہے۔ جو اس سے قبل کسی قلم یا کرسٹل کی ساخت یا بناوٹ میں نہیں دیکھا گیا ہے۔ ان کے دعوے کے مطابق دریافت شدہ میخ نما قلموں کے سالمے یا جوہر اس طرح باہم ملے ہوئے پائے گئے تھے کہ جوہروں یا سالموں کے نمونوں (Pattern) یا نقوش کی ترتیب میں قطعی یکسانیت نہیں تھی۔ دوسرے معنوں میں یہ ترتیب بار بار دہرائی (Repeat) نہیں کی گئی تھی۔ یہ صورتحال اس معلوم یا رائج شدہ بنیادی اصول سے متصادم تھی، جس کے مطابق قلموں یا کرسٹلز میں سالموں یا جوہروں کے ایک جیسے پیٹرن یا نمونے ایک خاص ترتیب سے ایک سے زائد مرتبہ پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا ڈینیل شیشٹ مین نے تجربے میں تشکیل پانے والی نوک دار یا میخ نما قلموں کو "قلموں کا مماثل" یا "قلم نما" (Quasi Crystals) سے تعبیر کیا۔

ان کی اس کامیابی کو ابتدا میں خاطر خواہ پذیرائی نہیں ملی۔ وہ اپنی تحقیق کو مزید بہتر کرنے میں جتے رہے۔ ان کی عرق ریزی رنگ لائی اور آج میخ نما قلموں (Quasi Crystals) کا کیمیائی ڈھانچا ایسے انتہائی سخت نہ چپکنے والے اور پائیدار کیمیائی مواد کا حصہ ہے جسے نازک آلات جراحی، سوئیوں، نہ چپکنے والی سطحوں مثلاً گھریلو فرائی پان، بلیڈ وغیرہ میں کثرت سے استعمال کیا جارہا ہے۔ اس کے علاوہ چونکہ ڈینیل شیشٹ مین کی وضع یا دریافت کردہ میخ نما قلمیں حرارت اور برقی بہاؤ کے درمیان ناقص موصل بھی ہیں۔ لہٰذا یہ قلمی مواد ایسے برقی آلات کی تخلیق کا باعث بن چکا ہے جن کے ذریعے گرمی یا حرارت کو باسانی توانائی یا برقی رو میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ جیسے تھرمل جنریٹر وغیرہ اس کے علاوہ میخ نما قلموں کے کیمیائی مواد کی مدد سے حرارت یا گرمی کو منتقلی سے روکنے والا مادہ بھی بنایا جارہا ہے۔ جو گاڑیوں، جہازوں، خلائی جہازوں وغیرہ کے انجنوں پر چڑھایا جاتا ہے۔ اسی طرح بجلی کے استعمال میں کفایت کرنے والی LEDs میں بھی میخ نما قلموں کا کیمیائی مواد کامیابی سے استعمال کیا جارہا ہے۔

ماہرین کے مطابق ڈینیل شیشٹ مین کی اس دریافت کے ٹھوس مادے کی ساختیاتی سائنس میں انقلاب برپا ہوگیا ہے۔ ڈینیل شیشٹ مین کی میخ نما قلموں یا "کوازی کرسٹلز" کی دریافت اور ان کے اندر جوہروں یا سالموں کی منفرد ترتیب کے باعث ایک تیسری قسم کے ٹھوس مادے کا علم ہوچکا ہے۔ ڈینیل شیشٹ مین کو کوازی کرسٹلز کی دریافت اور طویل عرصے پر محیط تحقیقی سرگرمیوں کے پیش نظر نوبیل انعام سے نوازا گیا ہے۔

نوبیل انعام برائے امن

امن کا نوبیل انعام تین خواتین نے حاصل کیا۔ یہ وہ روایت شکن خواتین ہیں جنہوں نے اپنے عزم اور ولولے سے ناممکن کو ممکن کر دکھایا ہے۔ ان خواتین میں افریقی ملک لائبیریا کی موجودہ صدر ایلن جانسن سرلیف (Ellen Johnson Sirleaf) لائبیریا ہی سے تعلق رکھنے والی لیہما غبووی Leymah Gbowee

اور یمن کی بتیس سالہ توکل کرمان Tawakel Karman شامل ہیں۔ نوبیل امن کمیٹی نے ان تینوں کے درمیان مجموعی انعامی رقم پندرہ لاکھ ڈالر مساوی طور پر تقسیم کی ہے۔

Tawakkul Karman-1

32 سالہ توکل کرمان مشرق وسطیٰ کے اہم ملک یمن کے تاریخی شہر تعز میں 7 فروری 1979ء کو پیدا ہوئیں۔ توکل کرمان پہلی عرب خاتون ہیں جنہیں امن کا نوبیل انعام دیا گیا ہے۔ 2005ء میں توکل کرمان نے ویمن جرنلسٹ ودھ آؤٹ آف چینز (WJWC) نامی تنظیم کی بنیاد بھی رکھی اور خواتین کے حقوق کے لئے جدوجہد شروع کی۔ تاہم ان کی اصل صلاحیتیں شمالی یمن میں 1978ء سے 1990ء اور موجودہ جمہوریہ یمن میں 1990ء سے 2011ء تک بحیثیت صدر قابض رہنے والے علی عبداللہ صالح کے خلاف مظاہروں اور احتجاج کی صورت میں سامنے آئیں۔ بنیادی طور پر صحافتی پس منظر رکھنے والی توکل کرمان ابتدا میں یمنی خواتین کے غصب شدہ حقوق کی بحالی کے لئے سرگرم تھیں۔ لیکن جب ان کی تنظیم WJWC کو 2005ء میں آزادی رائے اور انسانی حقوق کے حصول کے لئے وزارت اطلاعات کی جانب سے اخبار اور ریڈیو سٹیشن کھولنے کی اجازت نہیں ملی تو انہوں نے ہر منگل کو صنعا شہر میں واقع آزادی سکوائر میں دھرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ اس دوران انہوں نے وزارت اطلاعات ونشریات کی مالی بدعنوانیوں اور میڈیا کو حکومتی قبضے میں رکھنے کے حوالے سے چشم کشا مضامین تحریر کئے جس کے نتیجے میں انہیں دھمکیاں دی گئیں اور ان کی تحریروں پر پابندی لگا دی گئی۔ تاہم انہوں نے احتجاجی سلسلہ جاری رکھا اور SMS بلاگ اور فیس بک کے سہارے مظاہرین سے رابطے میں رہیں۔

2011ء میں صدر علی عبداللہ صالح کے خلاف برپا ہونے والی تحریک میں انہوں نے نہ صرف عظیم الشان پُرامن مظاہروں کی قیادت کی بلکہ اس جدوجہد کے دوران انہوں نے یمنی خواتین کے جمہوریت کی بحالی میں مثبت اور اہم کردار سے دنیا کو روشناس کرایا۔

اپنی تحریک کے دوران انہوں نے نہ صرف طلباء کی ریلیاں منعقد کیں، بلکہ طویل دورانیے کے دھرنے بھی دیئے۔ انہیں دو مرتبہ گرفتار کیا گیا اور جسمانی اور ذہنی تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

تین بچوں کی شفیق ماں توکل کرمان یمن کی سب سے بڑی حزب اختلاف کی جماعت ''الاصلاح'' کی رکن ہیں اور جماعت کی مرکزی قیادت میں شامل ان تیرہ خواتین اراکین میں سے واحد خاتون رکن ہیں جو جماعت کی شوریٰ میں نمائندگی رکھتی ہیں۔ چہرے کے پردے (نقاب) کو مذہبی حکم کے بجائے رواج سمجھنے والی توکل کرمان 2004ء تک چہرے پر نقاب لگاتی تھیں۔ 2004ء میں انہوں نے چہرے کا پردہ ترک کر دیا۔ تاہم، وہ عبایا سے جسم ڈھانپے رکھتی ہیں۔ ان کی جدوجہد کا ایک اہم پہلو یمن میں کم عمری میں خواتین کی شادی پر پابندی لگانے کی جدوجہد بھی ہے۔

Ellen Johnson Sirleaf-2

لائبیریا کی موجودہ اور اولین خاتون صدر ایلن جانسن سرلیف براعظم افریقہ میں اس عہدے تک پہنچنے والی پہلی خاتون بھی ہیں۔ وہ 29 اکتوبر 1938ء کو لائبیریا کے موجودہ دارالحکومت Monrovia میں پیدا ہوئیں۔ وہ نوجوانی ہی سے افریقہ میں انسانی حقوق کی پامالی کے خلاف اور غربت کے خاتمے کے لئے کوشاں تھیں۔ ان کے والد ایک قبائلی سردار تھے۔ قبائلی رواج کے مطابق سرلیف کی شادی 17 برس کی عمر میں ہوگئی جس کے بعد وہ امریکہ منتقل ہوگئیں جہاں انہوں نے مختلف تعلیمی اداروں میں معاشیات اور کاروباری تنظیم کی تعلیم حاصل کی۔ تعلیم کی تکمیل کے بعد وہ واپس لائبیریا آگئیں اور عملی سیاست میں حصہ لینے لگیں۔ اس دوران انہوں نے وزیرخزانہ کے طور پر خدمات انجام دیں۔ تاہم سیاسی حالات ابتر ہونے کے بعد وہ ایک مرتبہ پھر واشنگٹن چلی گئیں اور کچھ ہی عرصے بعد نیروبی واپس آکر سٹی بینک میں افریقی ریجن کی نائب صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے لگیں۔ 1985ء میں انہوں نے اس عہدے سے استعفیٰ دے دیا اور لائبیریا واپس آگئیں اور نائب صدارت کے لئے الیکشن لڑا، لیکن انہیں حکومت مخالف تقاریر کرنے پر گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ بعدازاں دس سال کی سزا سنا دی گئی، لیکن بین الاقوامی دباؤ پر سزا ختم کر دی گئی۔ 1992ء میں انہیں اقوام متحدہ کے افریقہ کے علاقائی ترقیاتی پروگرام کا ڈائریکٹر بنا دیا گیا۔ 1997ء میں اس عہدے سے استعفیٰ دے کر انہوں نے لائبیریا کے صدارتی الیکشن میں حصہ لیا جس میں ناکام رہیں۔ 1999ء میں ایلن سرلیف کو اقوام متحدہ کی جانب سے روانڈا میں نسل کشی کے واقعات اور محرکات جاننے والی کمیٹی میں شامل کیا گیا جس میں ان کا کردار نسل کشی کے دوران خواتین پر اس کے اثرات اور خواتین کے امن کی بحالی میں کردار کے حوالے سے جائزہ پیش کرنا تھا۔ 1989ء سے 1996ء تک لائبیریا میں پہلی خانہ جنگی عروج پر رہی، جس میں لگ بھگ دو لاکھ افراد موت کی نیند سلا دیئے گئے۔ اس دوران سرلیف نے امن کے لئے جدوجہد جاری رکھی اور افریقی قبائل کے نسلی اختلافات ختم کرانے میں اہم کردار ادا کیا جس کے نتیجے میں اس وقت کے صدر Charles Taylor ان سے ناراض ہوگئے اور انہیں پڑوسی ملک آئیوری کوسٹ کے شہر عابد جان میں جلاوطن کر دیا گیا۔ 1999ء میں پڑوسی ممالک سے قبائلی اختلافات کے باعث لائبیریا میں دوسری خانہ جنگی شروع ہوئی، جس کا اختتام 2003ء میں ڈیڑھ لاکھ قیمتی انسانی جانوں کے ضیاع پر ہوا۔ اس خانہ جنگی کے دوران ایلن جانسن سرلیف کی امن کے قیام کے لئے اصل صلاحیتیں سامنے آئیں اور مبصرین کے مطابق خانہ جنگی کے اختتام کی ایک اہم وجہ ایلن جانسن سرلیف کی پُرامن جدوجہد تھی، جس میں انہوں نے متحارب قبائل کو بات چیت کے ذریعے جنگ بندی پر انتخابات کے لئے قائل کیا۔ بالآخر امن قائم ہونے کے بعد 2005ء میں صدارتی الیکشن ہوئے جس میں لائبیریا کی عوام نے ایلن جانسن سرلیف کو ان کی امن کے قیام میں خدمات کے اعتراف کے بحیثیت سربراہ مملکت منتخب کرلیا۔ انتخاب کے بعد سرلیف نے پورے لائبیریا میں مفت تعلیم کر دی، غیرملکی قرضوں پر انحصار کم کر دیا اور آزادی رائے پر پابندی ختم کر دی، جو تاحال مغربی افریقہ کے ممالک کی واحد مثال ہے۔ 2006ء میں امن کے دیرپا قیام کے لئے سرلیف نے Truth and Reconciliation Commission قائم کیا جس نے گزشتہ چودہ سالہ خانہ جنگی کی وجوہات عوام کے سامنے پیش کر کے لائبیریا میں قتل وغارت گری کا باب بند کر دیا۔

خدمت خلق کے مختلف مواقع

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:۔

خرچ کرنے کے یہاں بڑے مواقع ہیں۔ مہمان خانہ ہے۔ لنگر خانہ ہے۔ مدرسہ ہے۔ پھر بعض لوگ آتے ہیں لیکن وہ بے خرچ ہوتے ہیں ان کو خرچ کی ضرورت پڑتی ہے اور بعض دولت مند بھی آتے ہیں اور میں نے اکثر دفعہ لوگوں کو کہا ہے کہ وہ آکر اپنا سامان وغیرہ میرے حوالہ کر کے رسید لے لیا کریں کہ گم نہ ہوا کرے مگر وہ ایسا نہیں کرتے اور ان کا سامان گم ہو جاتا ہے اور امداد کی ضرورت ان کو آپڑتی ہے اور بعض ایسے ہیں کہ محض ابتغاء لوجہ اللہ یہاں رہتے ہیں۔ پھر دو اخبار بھی ہیں اگرچہ ان کے مہتمم اپنے فرائض کو کماحقہ بجا نہیں لاتے مگر تاہم ان کا ہونا غنیمت ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے فان لم یصبھا وابل فطل تو ان سب اخراجات کو مدنظر رکھنا اور ان موقعوں پر خرچ کرنا چاہئے جو اہم امور ہیں وہاں اہم اور جو اس سے کم ہیں وہاں کم۔ درجہ بدرجہ ہر ایک کا خیال رکھو۔

(الحکم 24 جنوری 1904ء ص 14)

(حقائق الفرقان جلد 1 ص 425)

نظم

مسافر بھول نہ جانا سفر دشوار ہوتے ہیں
گلابوں کی طرف رستے بڑے پُر خار ہوتے ہیں
ہزاروں سانحے بیٹھے پس دیوار ہوتے ہیں

مسافر بھول نہ جانا دعا زادِ سفر رکھنا
بھلے پاؤں میں چھالے ہوں ستاروں پر نظر رکھنا

مسافر یہ بھی ممکن ہے کوئی دل ہی دُکھا جائے
جسے مرہم لگایا ہو وہی دامن جلا جائے
جو برسوں میں بنایا ہو وہ لمحوں میں گرا جائے

مسافر بھول نہ جانا ہمیں تو مسکرانا ہے
انہیں تیرِ ستم، ہم نے جگر کو آزمانا ہے

مبارک صدیقی

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم قریشی عبدالحلیم سحر صاحب دفتر امانت تحریک جدید ربوہ لکھتے ہیں۔

عزیزم کاشان احمد اور عزیزم امان احمد ابن مکرم ملک رضوان احمد صاحب آف ہنسلو لندن کی تقریب آمین 24 فروری 2012ء کو بیت واحد کے افتتاح کے بعد منعقد ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور دعا کروائی۔ حضور نے بچوں کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ قریشی خاندان کے لگتے ہیں۔ دونوں بچوں نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ عزیزان کو قرآن کریم ان کی والدہ مکرمہ امۃ الوکیل صاحبہ بنت قریشی ضیاء الحق صاحب نے پڑھایا۔ عزیزان مکرم ملک بلال احمد صاحب آف جہلم کے پوتے اور مکرم ضیاء الحق قریشی صاحب آف ہنسلو لندن کے نواسے اور محترم قریشی فضل حق صاحب مرحوم گولبازار محترم قریشی عبدالغنی صاحب دارالرحمت غربی، حضرت میاں قطب الدین صاحب آف گولیکی گجرات اور حضرت مولوی محمد عثمان صاحب آف ڈیرہ غازی خان رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم شیخ طیب شبیر صاحب ڈسکاؤنٹ مارٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرمہ عائشہ شبیر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسلام بٹ صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کو مورخہ 13/اپریل 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیٹے کا نام دانش اسلام عطا فرمایا ہے۔ نومولود خدا تعالیٰ کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ بچہ مکرم شیخ شبیر احمد صاحب آف مردان حال دارالصدر غربی قمر کا نواسہ اور مکرم ریاض بٹ صاحب کینیڈا کا پوتا اور والدہ کی طرف سے حضرت شیخ نیاز دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت وسلامتی والی لمبی عطا فرمائے، نیک خادم دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہو۔

ولادت

مکرم مبارک احمد شاہ صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم عدنان احمد چیمہ صاحب باب الابواب ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 10فروری 2012ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ پیارے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شفقت فرماتے ہوئے اس بچے کا نام شمائل احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری نصیر احمد صاحب چیمہ کا پوتا، محترم چوہدری سلطان علی صاحب نمبردار گجو چک ضلع گوجرانوالہ اور پڑنانا محترم چوہدری فیض احمد صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دے۔ آمین

ولادت

مکرم شہباز احمد صاحب کارکن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ رخسانہ کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم طاہر احمد ملک صاحب چپ بورڈ فیکٹری ضلع جہلم کو مورخہ 23 مارچ 2012ء کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام عصفر محمود ملک تجویز ہوا ہے۔ یہ بچہ مکرم نیر احمد غزالی صاحب مرحوم چک بیلی ضلع راولپنڈی کا پوتا اور خاکسار کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی فعال زندگی عطا کرے اور احمدیت کا خادم بنائے۔ دونوں خاندانوں کا نام روشن کرنے والا اور اطاعت گزار بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم احمد زمان تنویر صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ صبیحہ عمران صاحبہ اہلیہ مکرم سید عمران احمد شاہ صاحب مربی سلسلہ کو ایک بیٹی کے بعد مورخہ 5/اپریل 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام ایقان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سید مبشر احمد شاہ صاحب راولپنڈی کا پوتا، حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب اور مکرم حافظ محمد رمضان صاحب مربی سلسلہ کی نسل میں سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ نیک، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم صفوان احمد صاحب واقف نو دارالرحمت وسطی ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ان کی نانی جان محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم بفضل اللہ تعالیٰ احباب کی دعاؤں سے روبصحت ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

مکرم میاں محمد اسلم شریف صاحب دارالعلوم غربی صادق ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

ان کی ہمشیرہ محترمہ رشیدہ داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد صاحب مرحوم شدید علیل ہیں۔ کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم چوہدری نعیم احمد صاحب ولد چوہدری محمد بوٹا صاحب دارالرحمت غربی اطلاع دیتے ہیں۔

ان کی خوش دامن محترمہ شاہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد صادق صاحب مرحوم سکنہ موضع بھڑ تھانوالہ ضلع سیالکوٹ بوجہ لقوہ بیمار ہیں۔ تکلیف بہت زیادہ ہے۔ احباب سے صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم عطاء الرؤف صاحب رشید انسپکٹر مال آمد لاہور اطلاع دیتے ہیں۔

ان کے والد مکرم رشید احمد ضیاء صاحب کارکن مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی دائیں آنکھ کا کامیاب آپریشن ہوا ہے۔ احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم نصیر احمد طارق صاحب سابق اکاؤنٹنٹ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ چند دنوں سے شدید علیل ہیں۔ بفضل اللہ تعالیٰ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے مگر کمزوری زیادہ ہے احباب سے ان کی شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مقصود احمد ریحان صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میرے والد مکرم ملک دوست محمد ریحان صاحب ولد ملک شیر محمد ریحان آف اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ 14/اپریل 2012ء کو تقریباً 70 سال کی عمر میں کراچی میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ گزشتہ تین برس سے گردوں کی وجہ سے بیمار تھے اور ہفتے میں تین مرتبہ ان کا ڈائیلسس ہوتا تھا۔ طویل بیماری کا یہ عرصہ نہایت حوصلے اور عزم کے ساتھ گزارا۔ والد صاحب موصی تھے۔ اگلی رات جنازہ پہلے لاہور اور پھر ربوہ لایا گیا۔ مورخہ 15/اپریل کو صبح 10 بجے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں ان کی نماز جنازہ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم جمیل الرحمٰن رفیق صاحب نے دعا کروائی۔ آپ کا تعلق چھنی تاجہ ریحان ضلع سرگودھا سے تھا۔ والد سمیت تمام ددھیال کے غیر احمدی ہونے اور سخت مخالفت کے باوجود آپ کو قبول حق کی توفیق لی اور تمام عمر جماعت کے ساتھ نہایت اخلاص و وفا کا تعلق نبھایا۔ آپ نے پسماندگان میں ہماری والدہ سمیت 3 بیٹے، 4 بیٹیاں، نواسے، نواسیاں، پوتے اور پوتیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے بیٹے مکرم ڈاکٹر محبوب احمد ریحان صاحب نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کر کے گزشتہ سات سال سے نیوبصہ نائیجیریا میں خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ صبیحہ سلطانہ اہلیہ مکرم احیاء الدین صاحب آف کینیڈا واقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل اور حافظہ قرآن کریم ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے، بخشش کا سلوک فرمائے اور پسماندگان کو ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

زدجام عشق خاص
قوت وامساک کیلئے مشہور گولیاں
کیپسول روح شباب
امنگوں کو بڑھاتی اور طاقت کو واپس لاتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعودفرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہرگاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کرلیا جائے۔جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پرپاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہرگاؤں میں دوتین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔

(30/اکتوبر1945ء)

خداتعالیٰ کےفضل سے نظارت تعلیم کےتحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امدادطلبہ کا شعبہ اس نیک اورمفید کام میں مصروف ہے۔اورسینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کےتعاون سےتعلیم حاصل کررہے ہیں۔امدادطلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کوآمدہونے کےساتھ ہی بہتر طور پرممکن بناسکتا ہے۔لیکن اس کی آمداس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔طلباء کی کتب، یونیفارم اورمقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔سالانہ داخلہ جات 2۔ماہوارٹیوشن فیس
3۔درسی کتب کی فراہمی 4۔فوٹوکاپی مقالہ جات
5۔دیگرتعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8ہزار سے 10ہزار روپےتک سالانہ

2۔کالج لیول 24ہزارسے36ہزار روپے تک سالانہ

3۔بی ایس سی۔ایم ایس سی ودیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے3لاکھ روپےتک

سینکڑوں طلبہ کااس وقت اس شعبہ پربے انتہا مالی بوجھ ہے۔جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کارخیر میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کرحصہ ڈالیں۔اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امدادطلبہ نظارت تعلیم یاخزانہ صدرانجمن احمدیہ کی مد''امداد طلبہ''میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امدادطلبہ نظارت تعلیم)

خبریں

عدالتی فیصلہ مسترد، پیپلزپارٹی کا ملک گیر احتجاج

پیپلزپارٹی کےکارکنوں نےسپریم کورٹ کے فیصلےکومسترد کرتے ہوئےوزیراعظم کوتوہین عدالت کی سزاکےخلاف ملک گیراحتجاج کیا۔کئی شہروں میں جلسے،جلوس،ریلیاں نکالیں اوراحتجاجی مظاہرے کئے جس دوران مختلف علاقوں میں ہوائی فائرنگ کرکے دکانیں بھی بندکرادی گئیں۔جبکہ پیپلزپارٹی اوروفاقی حکومت کے مخالفین نے عدالت عظمیٰ کے فیصلے پر مٹھائیاں تقسیم کیں اوربھنگڑے ڈالتے رہے۔

کم ترین سزا کا نیاریکارڈ

سپریم کورٹ کے پانچ رکنی بنچ کی طرف سے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی کو عدالت برخاست ہونے تک کی سزا توہین عدالت میں دی گئی یہ اب تک کی سزاؤں میں سب سے کم سزا ہے۔پاکستانی قوانین کےمطابق توہین عدالت میں زیادہ سے زیادہ 6ماہ قید ہے۔توہین عدالت کیس میں مجرم قراردیئے جانے کے بعد یوسف رضا گیلانی دنیا کی تاریخ کے پہلے وزیر اعظم بن گئے ہیں جنہیں دوران اقتدار توہین عدالت کیس میں سزادی گئی ہےاوریہ سزا کا کم ترین دورانیہ ریکارڈ کیا گیا ہے جو دنیا کی تاریخ میں کسی بھی منتخب ملک کے وزیراعظم کی کم ترین سزا ہے۔

بھارت نے جاسوس سیارہ خلاء میں بھیج دیا

بھارت نے جاسوس سیارہ آرآئی سیٹ ون خلاء میں بھیج دیا۔بھارتی خبررساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق بھارتی علاقے سری ہری کوٹا سے جاسوس خلائی سیارےکوروانہ کیا گیا۔یہ سیارہ خراب موسم میں بھی ٹھیک کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ماہرین کے مطابق مذکورہ سیارے کوقدرتی آفات کی پیشگوئی اورزرعی تحقیق کیلئے استعمال کیا جائے گا جبکہ اس سے حاصل ہونے والی تصاویر دفاعی مقاصد کیلئے بھی استعمال کی جاسکیں گی۔

عجائبات عالم

ویٹی کن

دنیا کی سب سے چھوٹی ریاست اور پوپ کی رہائش گاہ

ویٹی کن جو رومن کیتھولک عیسائیوں کیلئے متبرک مقام اورزیارت کا مرکز ہے دنیا کی سب سے چھوٹی ریاست ہے۔یہ اٹلی کے دارالحکومت روم میں واقع ہے۔جس کا رقبہ صرف 44ہیکٹرز (109ایکڑ) ہے۔یہاں ایک طرح کی بادشاہت قائم ہےاور پوپ ہی تاحیات یہاں کا حکمران ہوتا ہے۔اس کے 174 ملکوں کےساتھ سفارتی تعلقات قائم ہیں۔پوری ریاست قرون وسطیٰ کی دیواروں سے گھری ہوئی ہےجس کے چھ دروازے ہیں۔

ویٹی کن کا اپنا نظام حکومت ہے۔ریاست کا اپنا قومی پرچم،قومی ترانہ،مرکزی بینک،کرنسی،ڈاک کا نظام،ڈاک ٹکٹ،ریڈیوو ٹیلی ویژن سٹیشن بجلی گھر،ریلوے سٹیشن،ٹیلی فون کا نظام اورچھوٹی سی پولیس ہے۔یہاں سےایک روزنامہ اخبار بھی شائع ہوتا ہے۔ویٹی کن میں 3ہزار افراد کام کرتے ہیں۔

انتظامی اختیارات پوپ کے نمائندے گورنر کے پاس ہوتے ہیں جوکہ براہ راست پوپ کو جوابدہ ہے۔ویٹی کن سٹیٹ کے 13ایکڑ رقبے میں سینٹ پیٹرز گرجا،میوزیم اور ویٹی کن پیلس واقع ہیں۔

ویٹی کن کی کوئی انڈسٹری اورزرعی پیداوارنہیں ہے۔روم ویٹی کن کومفت پانی مہیا کرتا ہے۔ویٹی کن کی اپنی فوج ہےجس کی سرکاری زبان جرمن ہے۔

ویٹی کن کے پاس کتنی دولت ہے اس کے بارے کسی کوصحیح معلوم نہیں البتہ یہ مشہور ہے کہ ویٹی کن دنیا کی سب سے بڑی مالی طاقت ہے۔ویٹی کن کے پاس سونے،شیئرز اورپراپرٹی کی شکل میں ڈیڑھ ارب یورواور چھ ارب یوروکیش موجود ہے۔1942ء میں ویٹی کن نے اپنا بینک قائم کرلیا جو 1980ء کی دہائی تک بزنس میں حصہ دار تھا۔2001ء میں ویٹی کن نے سود کی شکل میں ساڑھے سولہ کروڑاور2002ءمیں32 کروڑیوروحاصل کیا۔

ویٹی کن کا سالانہ بجٹ 10 کروڑ یورو ہے۔دنیا بھرکےعیسائیوں کواپنی آمدنی سے چرچ ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ملازمت پیشہ لوگوں کا ٹیکس خود بخود ان کی تنخواہ سے منہا کرلیا جاتا ہے۔کاروباری لوگوں کواپنے انکم ٹیکس کے ساتھ ادا کرنا پڑتا ہے۔اس مدسے ویٹی کن کو ہرسال 42 کروڑیوروحاصل ہوتے ہیں۔پوپ کوکوئی تنخواہ نہیں ملتی مگراس کے تمام اخراجات ریاست کے ذمہ ہوتے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 28/اپریل

طلوع فجر	3:58
طلوع آفتاب	5:24
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:48

اکسیر موٹاپا
موٹاپادورکرنے کیلئے مفیددوا
کورس 3ڈبیاں
NASIR ناصر
ناصردواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازارربوہ
Ph:047-6212434

ALKARAM + LAKHANY
ASIM JOFA + SHAMAEEL
HSY + SADIA + DEEBA
DEEPAK PERWANI + BONANZA
CRESCENT + DAWOOD + FIRDOS
FIVE STAR + SITARA + AJWA CRINCKEL
CRYSTAL SANA & SAMIA LAWN
SANA SAFINAZ CLASSIC LAWN
SWIS LAWN COLLECTION
تمام برانڈ کی ڈیزائننگ لان
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ ریلوے روڈنزدیوٹیلیٹی سٹورربوہ
0333-6550796

FR-10

مغل بینکویٹ ہال
ایک نام | ایک معیار | مناسب دام
کشادہ ہال350مہمانوں کے بیٹھنے کی گنجائش
لیڈیزہال میں لیڈیزورکرز کا انتظام
کھانوں کے اعلیٰ معیاراوربہترین سروس کی ضمانت دی جاتی ہے
پروپرائٹرمحمد عظیم احمد فون: 6211412,03336716317

پہلی باربین الاقوامی معیاراورجدید سہولیات سے آراستہ ٹیکسی سروس
خوشخبری
PRIME EASY CAB
24 گھنٹے سروس
کارہروقت، سہولت بروقت
جدید سیکیورٹی سسٹم
تربیت یافتہ ڈرائیور
محفوظ اورآرام دہ سفر کیلئے ابھی
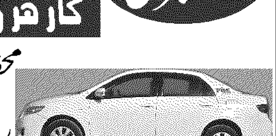
رابطہ کیجئے: (041)111-111-250
PRIME EASY CAB
PRIME LIMOUSINE SERVICES